ہے ، اور پتی کے لیے ستری کو ستی ہونا لازم ہے ، اس کارن راجا کا ست ادھک ہوا ۔ بیتال اتنا سن ، اسی ترور میں جا لٹکا ، راجا بھی پیچھے پیچھے جا ، پھر اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

سترھویں کہانی

بیتال بولا اے راجا ! اجین نگری کا مہاسین نام راجا تھا ، اور وہاں کا باسی دیو شرما براہمن ۔ جس کے بیٹے کا نام گناکر ۔ وہ بڑا جواری ہوا ، یہاں تلک کہ جو کچھ اس براہمن کا دھن تھا سو جوئے میں ہار دیا ۔ تب سارے کنبے کے لوگوں نے گناکر کو گھر سے نکال دیا ، اور اس سے کچھ نہ بن آیا ۔ لاچار ہو کر وہاں سے چلا تو کتنے دنوں میں ایک شہر میں آیا ۔ وہاں دیکھتا کیا ہے کہ ایک جوگی دھونی لگائے بیٹھا ہے ۔ اسے دنڈوت کر یہ بھی وہاں بیٹھ گیا ۔

جوگی نے اس سے پوچھا تو کچھ کھائے گا ؟ اس نے کہا مہاراج ! دو گے تو کیوں نہ کھاؤں گا ۔ جوگی نے ایک آدمی کی کھوپری میں کھانا بھر کے اسے لا دیا ، اس نے دیکھ کر کہا ، اس کپال کا ان میں نہ کھاؤں گا ۔ جب ان نے بھوجن نہ کیا ، تب جوگی نے ایسا منتر پڑھا کہ ایک یکشنی ہاتھ جوڑ آن کے حاضر ہوئی ، اور بولی ، مہاراج ! جو آگیا ہو سو کروں ۔ جوگی نے کہا اس براہمن کو اچھا بھوجن دے ۔ اتنا سن کے اس نے ایک اچھا سا مندر بنا اس میں سب سکھ کے سامان رکھ کے اسے یہاں سے اپنے ساتھ لے گئی ، اور چوکی پر بٹھا بھانت بھانت کے بنجن اور پکوان تھال بھر بھر اس کے رو برو رکھے ۔

اس نے من مانتا جو بھایا سو کھایا ۔ اس کے بعد پاندان

اس کے سن مکھ رکھ دیا ، اور کیسر چندن گلاب میں گھس کر اس کے بدن میں لگایا - پھر اچھے وستر سگندھوں سے باس کر پہنا ، پھولوں کی مالا گلے میں ڈال ، وهاں سے پلنگ پر لا بٹھایا ، که اتنے میں سانجھ هوئی ، اور یه بھی اپنی تیاری کر سیج پر جا بیٹھی ، اور اس براهمن نے ساری رین سکھ چین سے کاٹی -

جب بھور هوئی وه یکشنی اپنے ستھان پر گئی ، اور اس نے جوگی کے پاس آن کر کہا ، که سوامی ! وه تو چلی گئی ، اب میں کیا کروں - جوگی بولا ، وه بدیا کے بل[1] سے آئی تھی ، اور جسے بدیا آتی هے اس کے پاس رهتی هے - اس نے کہا ، مہاراج ! یه بدیا مجھے دو تو میں سادھوں - تب جوگی نے ایک منتر اس کو دیا اور کہا که اس منتر کو چالیس دن آدھی رات کے سمے جل میں بیٹھ ایک چت هو کے سادھ -

اسی طرح سے یه سادھنے کو جایا کرتا ، اور انیک انیک طرح کے بھئے[2] نظر آتے ، پر یه کسو سے نه ڈرتا - جب که وه مدت هو چکی ، تو اس نے جوگی سے آ کر کہا ، که مہاراج ! جتنے دن آپ نے کہے تھے میں سادھ آیا - اس نے کہا که اتنے دن اب آگ میں بیٹھ کر سادھ - اس نے کہا مہارج ! ایک بیر[3] اپنے کٹمب سے مل آؤں ، پھر آکے سادھوں گا -

یه جوگی سے کہه ، بدا هو ، اپنے گھر کو گیا ، اور

۱- بار کر : بس سے -
۲- خوف -
۳- بار ، دفعه -

کنبے کے لوگوں نے اسے جو دیکھا تو گلے لگا لگا رونے لگے، اور اس کے باپ نے کہا ، اے گناکر ! اتنے دنوں تو کہاں تھا ، اور کس واسطے گھر کو بسارا ؟ اے پتر ! ایسے کہا هے ، جو پتی برتا ستری کو چھوڑ کے جدا رهتا هے ، اور جوان ناری کو پیٹھ دیتا هے ، یا جو جسے چاهتا هے وه اسے نہیں چاهتا ، وه چنڈال کے سمان هوتا هے - اور ایسے کہا هے ، گرهستی دھرم برابر کوئی نہیں - اور گھر والی کے برابر کوئی سنسار میں سکھ دینے والی نہیں - اور جو ماتا پتا کی نندا کرتے هیں سو ادھم نر هیں ، اور ان کی گتی مکتی کبھی نہیں هوتی ، ایسا برهما نے کہا هے -

تب گناکر بولا ، که یه شریر رکت[1] اور ماس کا بنا هوا هے ، سو کیڑوں کی کھان هے - اور سبھاؤ اس کا یه هے ، که ایک روز کی خبر نه لیجے تو درگندھ[2] آتی هے - جو ایسے شریر سے پریتی کرتے هیں سو مورکھ هیں ، اور جو اس سے هت نہیں کرتے وے پنڈت هیں - اور اس شریر کا یہی دھرم هے که بار بار جنم لیتا هے اور مٹتا هے ، ایسے شریر کا کیا بھروسا کیجے ؟ اسے بہتیرا پوتر[3] کیجے ، پر یه پوتر نہیں هوتا - جیسے مل[4] کا بھرا گھڑا اوپر کے دھونے سے پاک نہیں هوتا - اور کوئلے کو کوئی بہتیرا دھووے پر وه دھولا[5] نہیں هوتا - اور جس شریر میں مل کے سوت

۱- خون -
۲- بدبو -
۳- پاک -
۴- گندگی -
۵- سفید -

سدا بہا کریں ، وہ کس طرح سے شدھ ہوں ۔

اتنا کہہ پھر بولا کہ ، کس کی ماں ؟ کس کا باپ ؟ کس کی جورو ؟ کس کا بھائی ؟ اس سنسار کی یہی ریت ہے کہ کتنے آتے ہیں اور کتنے جاتے ہیں ۔ جو یگیہ اور ہوم کے کرنے والے ہیں ، سو اگنی کو ایشور جانتے ہیں ، اور جو کم عقل ہیں سو پرتی ماکر[1] بھگوان کو مانتے ہیں ، اور جوگی لوگ اپنے گھٹ میں ہی ہری[2] جانتے ہیں ۔ ایسے گرھستی دھرم کو میں نہ کروں گا ، بلکہ جوگا بھیاس کروں گا ۔ اتنا کہہ اس نے گھر سے بدا لے ، جوگی کے پاس آ ، اگنی میں بیٹھ منتر سادھا ، پر یکشنی نہ آئی ، تب جوگی کے پاس گیا ، اور جوگی نے اس سے کہا کہ ، بدیا تجھے نہ آئی ؟ پھر ان نے کہا ، ہاں مہاراج ! نہ آئی ۔

اتنا قصہ کہہ بیتال بولا ، کہ اے راجا ! کہو کس کارن اسے بدیا نہ آئی ؟ راجا بولا کہ ، وہ سادھک دوچتا ہوا ، اس لیے نہ آئی ؟ اور ایسے کہا ہے ، کہ ایک چت ہونے سے منتر سدھ ہوتا ہے ، اور دوچت ہونے سے نہیں ہوتا ۔ اور ایسے بھی کہا ہے کہ جو دان کے ہین[3] ہیں ، تن کی کیرتی[4] نہیں ہوتی ۔ اور جو ست سے ہین ہیں ، انھیں لاج نہیں ۔ جو نیاؤ سے ہین ہیں ، تنھیں لکشمی نہیں ملتی ۔ اور جو دھیان کے ہین ہیں ، انھیں بھگوان نہیں ملتا ۔

یہ سن بیتال نے کہا ، کہ جو سادھک منتر سدھ

۱۔ بت ۔
۲۔ وشنو کا نام ۔
۳۔ عاری ۔
۴۔ ناموری ۔

کرنے کے لیے آگ میں بیٹھا وہ کس طرح دوچتا ہوا ؟ راجا نے کہا کہ منتر سادھنے کی بریان جب وہ اپنے کٹمب سے ملنے گیا ، اس سمے جوگی نے کرودھ کر اپنے من میں کہا ، کہ ایسے دو دلے سادھک کو میں نے بدیا کیوں سکھائی ، اس لیے اسے بدیا نہ آئی ۔ اور ایسے کہا ہے کہ منش کتنا ہی پراکرم کرے ، پر کرم اس کے ساتھ رہتا ہے ، اور کتنا ہی کام اپنی بدھی سے کرے پر کرم کا لکھا ہی ملتا ہے ۔ یہ سن کر بیتال پھر اسی درخت پر جا لٹکا ، اور راجا بھی اس کے پیچھے ہی جا اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔